ساتواں باب

وتر واجب ہیں اور تین رکعت ہیں

وتر کے معنی ہیں طاق عدد یعنی جس کے برابر دو حصے نہ ہوسکیں۔ جیسے تین پانچ سات وغیرہ اس کا مقابل ہے۔ شفع یعنی جفت عدد جو دو برابر حصوں پر تقسیم ہوجاوے اصلاح شریعت میں وتر اس طاق نماز کو کہا جاتا ہے۔ جو بعد نماز عشاء خواہ تہجد میں یا عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

ہمارا مذہب یہ ہے کہ وتر واجب ہے کہ اس کا چھوڑنے والا سخت گنہگار ہے۔ اس کی قضاء لازم۔ اور وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ غیر مقلد وہابی کہتے ہیں کہ وتر واجب نہیں سنت غیر موکدہ یعنی نفل ہے اور وتر ایک رکعت ہے۔ مذہب حنفی حق ہے اور وہابیوں کا قول باطل محض ہم یہاں اصل بحث تو وتر کی تین رکعتوں پر کرنا ہے اس سے پہلے ضمنی طور پر وتر کے وجوب پر چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔☆

وتر واجب ہیں

حدیث نمبر ۱ تا ۳:۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال قال رسول اللہ ﷺ الوتر حق علی کل مسلم۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر وتر لازم ہیں۔

(سنن ابوداؤد باب فیمن لم یوتر ج ۲ ص ۶۲ رقم الحدیث ۱۴۲۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن نسائی ج ۳ ص ۲۳۸ رقم الحدیث ۱۷۱۰ مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۱۱۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حاشیہ......☆

وتر پڑھنا واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی ترک نہ فرمایا اور اس کے چھوڑنے پر وعید بھی سنائی ہے حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر۔

ترجمہ: وتر حق ہے اور جو وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر حق ہے جو وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر حق ہے اور جو وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سنن ابوداؤد باب فیمن لم یوتر ج ۲ ص ۶۲ رقم الحدیث ۱۴۱۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

کل لیل اوتر رسول اللہ ﷺ وانتھی وترہ الی السحر۔

حضور ﷺ نے ہر رات نماز وتر ادا کی ہے اور آپ ﷺ کی نماز وتر کا وقت سحری تک رہتا۔

(سنن ابوداؤد باب فی وقت الوتر ج ۲ ص ۶۶ رقم الحدیث ۱۴۳۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ نے ان کے ترک کرنے پر وعید سنائی ہے اور اپنی زندگی میں ان کو کبھی ترک نہیں کیا اور واجب کا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا وکیع عن خلیل بن مرۃ عن معاویۃ بن قرۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من لم یوتر فلیس منا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۲ رقم الحدیث ۶۸۶۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر ٤:۔ بزار نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قال قال رسول اللہ ا الوتر واجب علی کل مسلم۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر وتر واجب ہیں۔

حدیث نمبر ٥۔٦:۔ ابوداؤد و حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا۔

قال سمعت رسول اللہ ا یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا۔

ترجمہ: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر لازم ضروری ہیں۔ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(مستدرک للحاکم کتاب الوتر ج ۱ ص ۴۴۸ رقم الحدیث ۱۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)(سنن ابوداؤد باب فیمن لم یوتر ج ۲ ص ۶۲ رقم الحدیث ۱۴۱۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(مسند احمد ج ۵ ص ۳۵۷ رقم الحدیث ۲۳۰۶۹ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)،(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۲ رقم الحدیث ۶۸۶۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر ۷:۔ عبداللہ ابن احمد نے عبدالرحمٰن ابن رافع تنوخی سے روایت کی کہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ جب شام میں تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ شام کے لوگ وتر میں سستی کرتے ہیں۔ تو آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کی کہ شامی لوگ وتر کیوں نہیں پڑھتے۔

فقال معاویۃ اواجب ذلک علیھم قال نعم سمعت رسول اللہ ﷺ یقول زادنی ربی عزوجل صلوۃ ھی الوتر فیما بین العشاء الی طلوع الفجر۔

ترجمہ: تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا مسلمانوں پر وتر واجب ہیں معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے رب نے ایک نماز زیادہ دی ہے جو وتر ہے عشاء اور فجر کے طلوع کے درمیان۔

(جامع الرضوی صحیح البھاری ج ۲ ص ۵۵۴ طبع سنہ ۱۹۹۲ء)

حدیث نمبر ۸:۔ ترمذی نے حضرت زید ابن اسلم سے مرسلاً روایت کی۔

قال رسول اللہ ﷺ من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح۔

ترجمہ: جو وتر چھوڑ کر سو جائے وہ صبح کے وقت اس کی قضا پڑھ لے۔

(سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۳۰ رقم الحدیث ۴۶۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)،(مستدرک للحاکم کتاب الوتر ج ۱ ص ۴۴۳ رقم الحدیث ۱۱۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۹ تا ١٤:۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ ابن حبان۔ حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ شرط شیخین پر ہے۔

قال قال رسول اللہ ﷺ الوتر حق واجب علی کل مسلم۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ وتر لازم ہے۔ واجب ہے۔ ہر مسلمان پر۔

(سنن ابوداؤد باب فیمن لم یوتر ج ۲ ص ۶۲ رقم الحدیث ۱۴۲۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(سنن نسائی ج ۳ ص ۲۳۸ رقم الحدیث ۱۷۱۱ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۱۱۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(مستدرک للحاکم کتاب الوتر ج ۱ ص ۴۴۵ رقم الحدیث ۱۱۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)،(صحیح ابن حبان ج ۶ ص ۱۶۷ رقم الحدیث ۲۴۰۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

ان احادیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ وتر نفل نہیں۔ بلکہ واجب ہے۔ دوسرے یہ کہ وتر کی قضا واجب ہے اور ظاہر ہے کہ قضا صرف فرض یا واجب کی ہوتی ہے نفل کی قضا نہیں وجوب وتر کی بہت احادیث ہیں ہم نے صرف ۱۴ روایتیں پیش کیں۔

وتر تین رکعت ھیں

حدیث نمبر ۱ تا ٤:۔ نسائی شریف۔ طحاوی۔ طبرانی نے صغیر میں۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے مسلم بخاری کی۔

قالت کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلث لا یسلم الا فی اخرھن۔

ترجمہ: فرمائی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے نہ سلام پھیرتے تھے مگر آخر میں۔

(مستدرک للحاکم کتاب الوتر ج اص ۴۴۷ رقم الحدیث ۱۱۴۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن نسائی ج ۳ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۱۷۱۷ مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (شرح معانی الآثار ج اص ۲۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۵۔٦:۔ دار قطنی اور بیہقی نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال قال رسول اللہ ﷺ وتر اللیل ثلث کوتر النھار صلوۃ المغرب۔

ترجمہ: فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ رات کے وتر تین رکعت ہیں۔ جیسے دن کے وتر نماز مغرب۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۳۰ رقم الحدیث ۴۵۹۰ مطبوعہ مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد قال الامام ہیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح ج ۲ ص ۲۴۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سنن الدار قطنی ج ۲ ص ۶۴۸ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

حدیث نمبر ۷:۔ طحاوی شریف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

ان النبی ﷺ کان یوتر بثلاث رکعات۔

ترجمہ: بے شک نبی ﷺ وتر پڑھتے تھے تین رکعتیں۔

(شرح معانی الآثار ج اص ۲۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۱۵۰ رقم الحدیث ۱۲۷۳۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

حدیث نمبر ۸:۔ نسائی شریف نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شب میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ رات کو بیدار ہوئے اور وضو فرمایا۔ مسواک کی۔ اور یہ آیہ کریمہ تلاوت فرماتے تھے۔ ان فی خلق السموت الخ پھر دو رکعتیں نفل پڑھیں۔

ثم عاد فنام حتی سمعت نفخہ ثم قام فتوضاء واستاك ثم صلی رکعتین ثم قام فتوضا و استاك وصلی رکعتیں واوتر بثلث۔

ترجمہ: پھر آپ دوبارہ سو گئے یہاں تک کہ میں نے حضور ﷺ کے خراٹے سنے پھر اٹھے اور مسواک کی پھر دو رکعتیں پھر اٹھے اور وضو مع مسواک کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور تین رکعت وتر پڑھے۔

(سنن نسائی ج ۳ ص ۲۳۷ رقم الحدیث ۱۷۰۵ مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)،

حدیث نمبر ۹۔۱۲:۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قال کان النبی ﷺ یقرء فی الوتر بسبح اسم ربك الاعلی وقل یایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد فی رکعتہ رکعتہ۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھا کرتے تھے۔ ایک ایک رکعت میں ایک ایک سورت۔

(سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۲۵ رقم الحدیث ۴۶۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن نسائی ج ۳ ص ۲۳۶ رقم الحدیث ۱۷۰۲ مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (سنن ابن ماجہ ج اص ۳۷۰ رقم الحدیث ۱۱۷۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن الکبریٰ للنسائی ج اص ۱۷۰ رقم الحدیث ۴۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۴ رقم الحدیث ۶۸۸۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر ۱۴ تا ۱۸:۔ ترمذی شریف۔ابوداؤد۔ابن ماجہ۔نسائی۔امام احمد بن حنبل نے حضرت عبد العزیز بن ابن جریج۔ عبد الرحمٰن ابن ابزی سے روایت کی۔

قال سالنا عائشة بای شیئی کان یوتر رسول الله ﷺ فقالت کان یقرء فی الاولی بسبح اسم ربك الاعلی وفی الثانیة بقل یا یها الکافرون وفی الثانیة بقل هو الله احد والمعوذتین۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے۔تو آپ نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل ایہا الکافرون تیسری میں قل ہو اللہ اور فلق وناس۔

(سنن نسائی ج ۳ ص ۲۴۴ رقم الحدیث ۱۷۳۱ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)،(سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۲۶ رقم الحدیث ۴۶۲۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)،(شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)،(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۷۰ رقم الحدیث ۱۱۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۱۴۲۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۳ رقم الحدیث ۶۸۷۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)،(سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۳۸ رقم الحدیث ۴۶۳۲ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)،(مسند احمد ج ۳ ص ۴۰۶ مطبوعہ موسسۃ قرطبہ مصر)

حدیث نمبر ۱۹:۔ نسائی شریف نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال ان رسول الله ﷺ یقرء فی الوتر بسبح اسم ربك الاعلی وفی الرکعة الثانیة قل یایها الکافرون وفی الثانیة بقل هو الله احد ولا یسلم الا فی آخرهن۔

ترجمہ: بے شک نبی ﷺ وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ پڑھا کرتے تھے۔اور سلام نہ پھیرتے تھے۔مگر ان تینوں رکعتوں کے آخر میں۔

(سنن نسائی ج ۳ ص ۲۳۵ رقم الحدیث ۱۷۰۱ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)،(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۱۴۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۷۰ رقم الحدیث ۱۱۷۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)،(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۶۸۸۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)،(سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۳۸ رقم الحدیث ۴۶۳۳ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

حدیث نمبر ۲۰:۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال اجمع المسلمون علی الوتر ثلث لا یسلم الا فی آخرهن۔

ترجمہ: اس پر سارے مسلمان متفق ہیں کہ وتر تین رکعتیں ہیں نہ سلام پھیرے۔مگر ان کے آخر میں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۱ رقم الحدیث ۶۸۱۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر ۲۱:۔ الطحاوی شریف نے حضرت ابو خالد سے روایت کی۔

قال سالت ابا العالیة عن الوتر فقال علمنا اصحاب رسول الله ﷺ ان الوتر مثل صلوة المغرب هذا وتر اللیل وهذا وتر النهار۔

ترجمہ: میں نے حضرت ابو العالیہ سے وتر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم سب صحابہ رسول اللہ ﷺ تو یہی جانتے ہیں کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں۔یہ رات کے وتر ہیں مغرب کے دن وتر۔

(شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حاشیہ......☆

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو معاویة عن ابن جریر عن اسماعیل بن محمد بن سعید عن ابن السباق ان عمر دفن ابا بکر لیلا ثم دخل المسجد فاوتر بثلاث۔

حاشیہ......☆

ترجمہ: ابن السباق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفن کیا۔ پھر تین رکعت وتر پڑھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۸۹ رقم الحدیث ۶۸۲۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا هشيم عن حميد عن انس انه كان يوتر بثلاث ركعات۔

ترجمہ: حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۸۹ رقم الحدیث ۶۸۲۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا هشيم قال اخبرنا عبدالملك بن ابى سليمان عن ابى عبدالرحيم عن زاذان ابى عمر ان عليا كان يفعل ذلك۔

ترجمہ: زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اخیر شب میں تین رکعت وتر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۰ رقم الحدیث ۶۸۲۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابن مهدى عن سليمان بن حيان عن ابى غالب قال كان ابو امامة يوتر بثلاث ركعات۔

ترجمہ: ابو غالب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۰ رقم الحدیث ۶۸۲۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا زيد بن حباب عن ابى الزبير عن مكحول عن عمر بن الخطاب انه اوتر بثلاث ركعات لم يفصل بينهن بسلام۔

ترجمہ: مکحول بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام سے فصل نہیں کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۰ رقم الحدیث ۶۸۳۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا وكيع عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس انه اوتر بثلاث لم يسلم الا فى اخرهن۔

ترجمہ: ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تین رکعت وتر پڑھے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۱ رقم الحدیث ۶۸۴۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۶ رقم الحدیث ۴۶۶۲ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبدالله حدثنى ابى ثنا اسود بن عامر اخبرنا ابوبكر عن ابى اسحاق عن الحرث عن على رضى الله عنه ان النبى ﷺ كان يوتر بثلاث۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۸۹ رقم الحدیث ۶۸۵ مطبوعہ موسسۃ قرطبہ مصر)

امام محمد بن حسن الشیبانی متوفی ۱۸۹ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا سلام بن سليم الحنفى عن ابى حمزة عن ابراهيم النخعى عن علقمة قال قال عبدالله بن

حاشیہ......☆

مسعود اھون ما یکون ثلاث رکعات۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتر کم از کم تین رکعت ہیں۔

(الحجۃ للشیبانی ج۱ص ۱۹۷۔۱۹۸مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

امام محمد بن حسن الشیبانی متوفی ۱۸۹ھ لکھتے ہیں۔

عن عمر بن الخطاب انہ قال ما احب انی ترکت الوتر بثلاث وان لی حمر النعم۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں تین رکعت وتر چھوڑوں اگرچہ ان کے بدلے مجھے سرخ اونٹوں کا خزانہ مل جائے۔

(الحجۃ للشیبانی ج۱ص۱۹۶مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر متوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں۔

اخبرنا عبداللہ بن محمد بن یوسف اخبرنا احمد بن محمد بن اسماعیل بن الفرج قال حدثنا ابی قال حدثنا الحسن بن سلیمان قبیطة حدثنا عثمان بن ربیعة بن ابی عبدالرحمان حدثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید ان رسول اللہ ﷺ نهی عن البتیراء ان یصلی الرجل رکعة واحدة یوتر بها۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے بتیرا (دم کٹا) سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ کہ آدمی ایک رکعت پڑھے اور اسے وتر قرار دے۔

(تمھید ابن عبدالبر ج ۱۳ص ۲۵۴مطبوعہ وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ المغرب)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا حفص عن عمرو عن الحسن قال اجمع المسلمون علی ان الوتر ثلاث لا یسلم الا فی آخرهن۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ وتر تین رکعت ہیں اور ان کی صرف آخری رکعت میں سلام پھیرا جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۹۰رقم الحدیث ۶۸۳۴مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابوبکر بن عیاش عن طلق بن معاویة عن علقمة قال الوتر ثلاث۔

ترجمہ: علقمہ نے کہا وتر تین رکعت ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۹۰ رقم الحدیث ۶۸۳۰مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا زید بن حباب عن اسماعیل بن عبدالملک عن سعید بن جبیر انه کان یوتر بثلاث ویقنت فی الوتر قبل الرکوع۔

ترجمہ: سعید بن جبیر تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۹۰رقم الحدیث ۶۸۳۵مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا وکیع عن هشام بن الغاز عن مکحول انه کان یوتر بثلاث لایسلم فی رکعتین۔

یہ اکیس حدیثیں بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں ورنہ وتر کی تین رکعتوں پر بہت زیادہ حدیثیں موجود ہیں۔ اگر تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو طحاوی شریف اور صحیح البہاری ملاحظہ فرمایئے ان احادیث سے یہ پتہ لگا کہ حضور انور ﷺ کا عمل شریف تین رکعت وتر پر تھا۔ تمام صحابہ کا یہ ہی عمل رہا اور اس تین رکعت پر سارے مسلمان متفق رہے۔ حنفی کہتے ہیں کہ تینوں رکعتیں ایک سلام سے پڑھے۔ مگر نفس امارہ پر چونکہ نماز گراں ہے اس تلے ہوائے نفس والوں نے صرف ایک رکعت وتر پڑھ کر سو رہنے کی عادت ڈالی۔ ناظرین نے ان مذکورہ احادیث میں دیکھ لیا کہ حضور وتر کی پہلی رکعت میں فلاں سورت پڑھتے تھے۔ دوسری میں فلاں سورت تیسری میں فلاں وہابی حضرات بتائیں کہ اگر وتر ایک رکعت ہے تو یہ سورتیں کیسے پڑھی جاوینگی۔

عقل کا بھی تقاضا ہے کہ وتر ایک رکعت نہ ہو کیونکہ وتر نماز نہ تو فرض ہے نہ نفل۔ بلکہ واجب ہے اس کا پڑھنا ضروری ہے نہ پڑھنے والا فاسق ہے۔ لیکن اس کے وجوب کا انکار کفر نہیں واجب کا یہ ہی حکم ہے اور ہر غیر فرض عبادت کی مثال فرض عبادت میں ضرور ہونی چاہیے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی غیر فرض عبادت بالکل جداگانہ ہو کہ اس کی مثال فرض میں نہ ہو۔ یہ شریعت کا عام قاعدہ ہے جو زکوۃ حج وغیرہ میں جاری ہے اگر وتر ایک رکعت ہوتی چاہیے تھا کہ کوئی فرض نماز بھی ایک رکعت ہوتی۔ حالانکہ کوئی فرض نماز ایک رکعت نہیں۔ فرض تو کیا کوئی نفل وسنت موکدہ وسنت غیر موکدہ بھی ایک رکعت نہیں۔ نماز فرض یا تو دو رکعت ہے۔ جیسے فجر یا چار رکعت جیسے ظہر۔ عصر۔ عشاء یا تین رکعت جیسے مغرب وتر نہ تو چار رکعت ہو سکتی ہیں۔ نہ دو کہ یہ عدد شفع ہیں۔ وتر نہیں تو لامحالہ تین ہی رکعت چاہیے۔ ایک رکعت نماز اسلامی قانون کے خلاف ہے۔ جس کی مثال کسی نماز میں نہیں ملتی۔ ایک رکعت نامکمل ہے ناقص ہے۔ بیترا ہے۔ غرضیکہ ایک رکعت وتر عقل کے بھی خلاف ہے اور نقل کے بھی امت ما اجماع صحابہ کرام کا عمل۔ حضور ﷺ کا فرمان سب ہی اس کے خلاف ہے۔

دوسری فصل ......اس پر اعتراضات وجوابات

مسئلہ وتر پر اب تک جس قدر دلائل غیر مقلد وہابیوں کی طرف سے ہم کو ملے ہم سب نمبروار مع جواب عرض کرتے ہیں۔ رب تعالیٰ قبول فرماوے۔

اعتراض نمبر ۱ ......:۔ ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

قالت کان رسول اللہ ﷺ یوتر بواحدۃ ثم یرکع رکعتین ال۔

ترجمہ: فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پھر بعد وتر دو نفل پڑھتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۷۳ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

معلوم ہوا کہ وتر ایک رکعت چاہیے۔ حضور ﷺ نے یہ ہی پڑھی ہے۔

حاشیہ......☆

ترجمہ: مکحول تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۰ رقم الحدیث ۶۸۳۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا وکیع عن زیاد بن مسلم قال سالت ابا العالیۃ وخلاسا عن الوتر فقالا اصنع فیہ کما یصنع فی المغرب۔

ترجمہ: زیاد بن مسلم کہتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے وتر کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا مغرب کی نماز کی طرح وتر پڑھو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۹۰ رقم الحدیث ۶۸۳۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

جواب:۔ آپ نے حدیث کا ترجمہ غلط کیا۔ جس کی وجہ سے یہ حدیث تمام ان احادیث کے خلاف ہوگئی۔ جن میں تین رکعتوں کا ذکر ہے اور احادیث آپس میں متعارض ہوگئیں۔ حدیث کا ترجمہ ایسا کرنا چاہیے۔ جس سے احادیث متفق ہوجاویں۔ اس حدیث شریف میں ب استعانۃ کی ہے جیسے کتبت بالقلم میں نے قلم سے لکھا کیونکہ اوتر باب افعال متعدی بنفسہ ہے تو حدیث کے معنے یہ ہوئے کہ حضور ﷺ نے نماز تہجد کو وتر یعنی طاق بنایا ایک رکعت کے ذریعہ سے اس طرح کہ دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملائی جس سے نماز تہجد کا عدد جفت سے طاق بن گیا۔ مثلاً آٹھ رکعت تہجد ادا فرمائی یہ عدد جفت تھا پھر تین رکعۃ وتر پڑھی تو وتر کی تیسری رکعۃ کے سبب کل رکعتیں گیارہ ہوگئیں۔ جو طاق ہیں اس تمام نماز کو طاق بنانے والے وتر کی یہ ایک رکعت ہے۔ جو دو سے مل کر ادا ہوئی۔ اس صورت میں یہ حدیث گزشتہ تمام احادیث کے موافق ہوگئی۔ میں غیر مقلدوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر تمہارے معنی کئے جاویں تو ان احادیث کا کیا جواب دوگے جن میں صراحۃً تین کا عدد مذکور ہے۔ یا جن میں وارد ہوا کہ حضور ﷺ پہلی رکعت میں فلاں سورت پڑھتے تھے دوسری رکعت میں فلاں اور تیسری رکعت میں فلاں سورت جو پہلے فصل میں مذکور ہوئیں۔

اعتراض نمبر ۲ ......:۔ مسلم شریف نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قال قال رسول اللہ ﷺ صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ماقد صلی۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تہجد کی نماز دو دو رکعت ہیں جب تم میں سے کوئی صبح ہوجانے کا خوف کرے تو ایک رکعت پڑھ لے۔ یہ رکعت گزشتہ نماز کو وتر بنادے گی۔

(صحیح مسلم باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل ج ۱ ص ۵۱۶ رقم الحدیث ۷۴۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اس سے چار مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نماز تہجد میں دو دو رکعت نفل ادا کرنی چاہیے دوسرے یہ کہ نماز تہجد رات میں ہو۔ صبح سے پہلے۔ تیسرے یہ کہ وتر تہجد کی نماز کے بعد افضل ہے چوتھے یہ کہ وتر ایک رکعت ہے۔ حنفی لوگ پہلے تین مسئلے تو مانتے ہیں۔ چوتھے کے انکاری ہیں۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو چاروں مسئلے مانیں اگر صحیح نہیں۔ تو چاروں نہ مانیں۔

جواب:۔ غیر مقلد وہابی تو اس حدیث کا ترجمہ یہ کرتے ہیں۔ کہ جب صبح کا خوف ہو تو اکیلی ایک رکعت علیحدہ طور پر پڑھ لے۔ اس ترجمہ سے یہ حدیث ان تمام حدیثوں کے خلاف ہوگئی جو ہم پہلی فصل میں پیش کرچکے ہیں اور دونوں قسم کی حدیثوں پر عمل ناممکن ہوگیا۔ حنفی اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ جب صبح کا خوف ہو تو دو کے ساتھ ایک رکعت ملا کر پڑھ لے۔ جن کا ذکر ہورہا ہے۔ یعنی رکعۃ واحدۃ کے بعد مع الرکعتین پوشیدہ ہے۔ کیونکہ پہلے مثنیٰ مثنیٰ کا ذکر ہوچکا ہے اس صورت میں احادیث میں کوئی تعارض نہ رہا اور دونوں قسم کی حدیثوں پر عمل ہوگیا۔ جیسے کہ رب فرماتا ہے۔

ولبثوا فی کھفھم ثلث مائۃ سنین واز داود اتسعا۔

ترجمہ: اصحاب کہف اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے تو بڑھا لیئے۔

(پارہ ۱۵ سورہ ۱۸ آیت نمبر ۲۵)

اس آیۃ میں یہ نو سال تین سو سال سے علیحدہ نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ ہیں مطلب یہ ہے کہ تین سو نو سال قیام کیا۔ چونکہ تین سو سال شمسی تھے اور تین سو نو سال قمری اس لئے رب تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا۔ ایسے وتر کی یہ رکعت علیحدہ ان دو دو سے نہیں۔ بلکہ ان میں اس آخری مثنیٰ یعنی دو کے ساتھ ہے لیکن چونکہ وہ دو۲ دو۲ رکعتیں تہجد کی تھیں اور نفل تھیں یہ تین رکعتیں وتر کی ہیں اور واجب ہیں اسی لئے اس اعلم الاولین والآخرین افصح الخلق ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا۔ کہو وہابی جی حدیثوں کو لڑانا اچھا۔ یا احادیث میں موافقت پیدا کر کے سب پر عمل کرنا بہتر۔ کاش کہ آپ نے کسی مقلد سے حدیث پڑھی ہوتی۔

اعتراض نمبر ۳ ......:۔ مسلم شریف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

الوتر رکعة من اخر اللیل۔

ترجمہ: وتر آخر رات میں ایک رکعت ہے۔

(صحیح مسلم باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل ج اص ۵۱۸ رقم الحدیث ۷۵۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اس سے معلوم ہوا کہ وتر صرف ایک رکعت ہے۔

جواب:۔ اس کا جواب بھی دوسرے اعتراض کے جواب سے معلوم ہوگیا۔ کہ وہابی اس کے معنی کرتے ہیں کہ وتر ایک رکعت ہے۔ اکیلی سب رکعتوں سے علیحدہ اس صورت میں یہ حدیث بہت احادیث کے مخالف ہوگی، اور احادیث کا جمع ناممکن ہوگا۔ حنفی اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ وتر ایک رکعت ہے۔ دو کے ساتھ۔ جس کی تفسیر دوسری وہ حدیثیں ہیں۔ جو ہم پہلی فصل میں عرض کر چکے ہیں۔ یا اس حدیث میں وتر بمعنی اسم فاعل ہے۔ یعنی تہجد کی نماز کو طاق بنانے والی ایک رکعت ہے کہ یہ دو سے مل کر ساری نماز کو طاق بنا دیتی ہے کہ نمازی نے آٹھ رکعت تہجد پڑھی۔ پھر جب وتروں کی نیت باندھی جب تک دو رکعتیں پڑھیں تو نماز جفت ہی رہی۔ جب ان دو رکعتوں سے ایک رکعت اور ملا دی تو طاق یعنی گیارہ رکعتیں بن گئیں۔ اس صورت میں یہ حدیث تمام دوسری حدیثوں سے موافق ہوگئی۔ احادیث کا تعارض دور کرنا ضروری ہے۔

اعتراض نمبر ٤ ......:۔ ابوداؤد ونسائی شریف نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال قال رسول اللہ ﷺ اللہ وتر یحب الوتر فاوتر یا اھل القرآن۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ وتر (بے جوڑ) ہے وتر کو پسند فرماتا ہے۔ پس وتر پڑھا کرو اے قرآن ماننے والو۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۶۱ رقم الحدیث ۱۴۱۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حنفی بتائیں اللہ ایک ہے یا تین، جب وہ ایک ہے تو وتر بھی ایک ہی رکعت چاہیئے نہ کہ تین حضور ﷺ نے نماز وتر کو رب تعالیٰ کے وتر ہونے سے مثال دی ہے۔

جواب:۔ اس کے دو جواب ہیں۔ ایک الزامی دوسرا تحقیقی جواب الزامی تو یہ ہے کہ پھر وہابیوں کو چاہیئے کہ مغرب کے فرض بھی ایک رکعت پڑھا کریں۔ نہ کہ تین۔ کیونکہ مغرب کے فرض دن کے وتر ہیں۔ اور یہ وتر رات کے وتر۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے اور ہم پہلی فصل میں حدیث پیش کر چکے ہیں۔ اگر وہابی کہیں کہ دوسری روایتوں میں آگیا کہ حضور مغرب کے فرض تین پڑھتے تھے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی روایتوں میں آگیا۔ کہ حضور نماز وتر بھی تین رکعت پڑھتے تھے۔ دیکھو پہلی فصل، تحقیقی جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے رب تعالیٰ کی محض وتریت یعنی طاق بے جوڑ ہونے میں مثال دی ہے نہ کہ ایک ہونے میں تین بھی وتر ہے ایک بھی وتر تمثیل میں ادنیٰ مناسبت کافی ہوتی ہے ہر طرح مثل ہونا ضروری نہیں اس لئے حضور ﷺ نے وتر فرمایا واحد نہ فرمایا یعنی یہ نہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے ایک رکعت کو پسند فرماتا ہے دیکھو رب فرماتا ہے۔

مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح۔

ترجمہ: اللہ کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق جسمیں چراغ ہے۔

(پارہ ۱۸ سورہ ۲۴ آیت نمبر ۳۵)

یہاں رب تعالیٰ نے اپنے نور کی مثال چراغ سے دی مطلقاً نورانیت میں اب اگر کوئی کہے کہ چراغ میں تیل بتی ہوتی ہے تو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نور میں بھی روغن وبتی ہو تو اس کی حماقت ہے ہم کہتے ہیں۔ فلاں شخص شیر ہے مطلب ہوتا ہے کہ صرف طاقت میں شیر کی طرح

ہے یہ نہیں کہ اس کے دم اور پنجہ بھی ہے۔

اعتراض نمبر ۵ ......: ۔ بخاری شریف میں حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

اوتر معاوية بعد العشاء بركعة وعنده مولى لابن عباس فاتى ابن عباس فاخبره فقال دعه فانه قد صحب النبی ﷺ۔

ترجمہ: سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی۔ اس وقت ان کے پاس سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حاضر تھے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا ذکر فرمایا تو آپ نے فرمایا انہیں کچھ نہ کہو وہ صحابی رسول ہیں۔

(سنن الکبری للبیہقی ج ۳ ص ۲۶ مطبوعہ مکتبہ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے یہ فعل صحابی ہے۔

جواب:۔ یہ حدیث تو احناف کی قوی دلیل ہے کہ وتر تین رکعت ہیں کیونکہ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھی تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کو حیرت ہوئی۔ جس کی شکایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کی۔ حیرت و تعجب اس کام پر ہوتا ہے۔ جو نرالا اور عجیب ہے اس سے تو یہ معلوم ہوا۔ کوکوئی صحابی ایک رکعت وتر نہ پڑھتے تھے۔ ورنہ نہ انہیں تعجب ہوتا نہ شکایت کرتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اعتراض کرنے سے منع فرمایا کیونکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد فقیہہ صحابی ہیں۔ فقیہہ مجتہد کی غلطی و خطا پر اعتراض جائز نہیں۔ اس کا ذکر اس بخاری کی دوسری روایت میں اس طرح ہے۔

عن ابن عباس قيل له هل لك فی امير المومنين معاوية ما اوتر الا بواحدة قال اصاب انه فقيه۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ کو حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ پر کوئی اعتراض ہے وہ تو وتر ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک کرتے ہیں وہ مجتہد عالم فقیہہ ہیں۔

(سنن الکبری للبیہقی ج ۳ ص ۲۶ مطبوعہ مکتبہ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

صاف معلوم ہوا کہ وتر تمام صحابہ اور خود سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تین رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اس ہی لئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک رکعت پڑھنے کی شکایت کی گئی مگر چونکہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ عالم ہیں مجتہد ہیں اور مجتہد فقیہہ کی خطا بھی درست ہوتی ہے۔ ان پر اعتراض نہ کرو۔ مہربان میں یہ حدیث تو حنفیوں کی دلیل ہے آپ دھوکے سے اپنی دلیل سمجھ بیٹھے یہ تو آپ کے خلاف ہے۔

اعتراض نمبر ۶ ......: حنفیوں کی عجیب حالت ہے ہم ایک رکعت وتر پڑھیں۔ تو اعتراض کرتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھیں۔ تو ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہم رفع یدین یا اونچی آمین کہیں تو ہم پر ملامت ہے۔ امام شافعی ہماری سی نماز پڑھیں۔ تو نہ انہیں وہابی کہا جاوے نہ ان پر کوئی اعتراض ہو یہ دورخی پالیسی کیسی اور یہ فرق کیوں ہے۔ (عالم وہابی)۔

جواب:۔ جی ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ عالم فقیہہ مجتہد کی خطا پر بھی ثواب ہے۔ مگر جاہل جب دیدہ دانستہ عالموں سے منہ موڑ کر غلطی کرے تو سزا کا مستحق ہے اگر سول سرجن سند یافتہ ملازم سرکاری کسی بیمار کو غلط دوا دے دے تو اس پر کوئی عتاب نہیں لیکن اگر کوئی جاہل آدمی یوں ہی انکل پچو کسی کو غلط دوا کھلا دے تو شرعاً و قانوناً مجرم ہے۔ جج، حاکم کسی ملزم کو سزا دے حق ہے اگر چہ غلطی کرے مگر جو ایرے غیرے قانون ہاتھ میں لے کر خود ہی لوگوں کو سزا دینے لگے مجرم ہے جیل کا مستحق ہے۔

دیکھو حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما میں خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں یقیناً علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ برحق تھے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خطا پر لیکن ان میں سے گنہگار کوئی نہیں۔ جس کو بھی برا کہا جاوے تو برا کہنے والا بے ایمان ہو جاوے گا۔ قرآن کریم نے حضرت داؤد سلیمان علیہما السلام کے ایک مقدمے میں مختلف فیصلوں کا ذکر فرمایا۔

اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیه غنم القوم و کنا لحکمهم شاهدین ففهمنا نا سلیمان و کلا اتینا حکما و علما۔

ترجمہ: جب وہ دونوں حضرات ایک کھیت کے متعلق فیصلہ فرماتے تھے جب اس میں قوم کی بکریاں پھیل گئیں۔ہم انکا فیصلہ مشاہدہ فرمارہے تھے پس ہم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہ سمجھا دیا۔اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو حکمت وعلم بخشا۔

دیکھو کھیت کے اس مقدمہ میں داؤد سلیمان علیہما السلام دونوں بزرگوں نے علیحدہ علیحدہ فیصلہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ برحق تھا۔جس کی رب تعالیٰ نے تائید فرمائی۔حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ خطا اجتہادی تھی۔لیکن ان پر کسی قسم کا عتاب ہوا ہر گز نہیں۔ کیوں اس لئے کہ آپ مجتہد مطلق تھے اور مجتہد کی خطا پر عتاب نہیں۔وہابیو اگر تم بھی رفع یدین یا اونچی آمین۔شافعی بن کر کرو تو تمہیں وہابی نہ کیا جاوے گا۔نہ تم سے یہ شکایت ہو تو خود بے علم ہوتے ہوئے قانون ہاتھ میں لے لیتے ہو اور اپنی ذمہ داری پر یہ حرکتیں کر کے دین میں فتنہ واقع کرتے ہو اس پر تمہاری یہ درگت بنتی ہے۔

اعتراض نمبر ۷ ......:۔تین رکعت وتر کی جتنی حدیثیں ہیں۔وہ سب ضعیف ہیں اور ضعیف حدیثیں حجت نہیں۔

جواب:۔ جی ہاں اس لئے ضعیف ہیں کہ آپ کے خلاف ہیں۔یا اس لئے کہ ساری حدیثیں ساڑھے تیرہ سو برس کی پرانی ہو چکیں آدمی تو ساٹھ برس میں بوڑھا ضعیف ہو جاتا ہے تو قریباً چودہ سو برس کی حدیثیں ضعیف کیوں نہ ہوں۔آپ کی اس ضعیف ضعیف کی رٹ لگانے نے لوگوں کو حدیث کا منکر کردیا۔آپ کے اس اعتراض کے جوابات ہم اس کتاب میں بارہا دے چکے ہیں۔

☆............☆